اصلاح معاشرہ

منتخب احادیث کی روشنی میں

محمد عرفان قادری برکاتی

SCHOLAR OF HADEES STUDIES

(Al Barkaat Islamic Research And Training Institute, Aligarh)

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

محمد عرفان قادری برکاتی

SCHOLAR OF HADEES STUDIES

(Al Barkaat Islamic Research And Training Institute, Aligarh)

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

Contents

وجہ تالیف

الحمد للہ ! شکر ہے اللہ کا جس نے یہ دنیا تخلیق فرمائی اور اس میں ہماری ہدایت کے لیے بار بار اپنے نبیوں کو دنیا میں بھیجتا رہا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ تمام نبیوں کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ ہمیں اپنے سچے دین اسلام کی ہدایت عطا فرمائے اور ہمیں زندگی جینے کا صحیح طریقہ سکھائے تاکہ ہمارا معاشرہ اچھا بن سکے۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں پیدائش سے موت تک زندگی کے ہر پہلو پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں سکھایا ہے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ لیکن پھر بھی لوگوں نے اپنے نبی کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اس پر جو کچھ اللہ نے قرآن میں ہمارے لیے نازل فرمایا ہے۔ اسی لیے آج معاشرے میں ایسی بہت ساری برائیاں ہیں جو ہماری زندگی کو بھی دشوار بناتی ہیں اور ان کی وجہ سے ہم کئی بار بہت مایوس ہوتے ہیں۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں ہم ان تمام پریشانیوں کے حل سے متعلق حدیثیں آپ کے سامنے پیش کریں کہ کیسے ہم اپنی زندگی کو آسان اور بہتر بنا سکتے ہیں، ہمارے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ہمیں کیا درس ملتا ہے۔ اگر ہم اس کتاب میں موجود تمام احادیث پر عمل کر لیں تو ان شاء اللہ ہم دیکھیں گے کہ ہماری زندگی بہتر ہو جائے گی۔

محمد عرفان قادری برکاتی

اسکالر آف حدیث اسٹڈیز (البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ)

انتساب

احسن العلماء سیدی و مرشدی و مولائی حضرت

سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں

قادری برکاتی قدس سرہ العزیز

اور میری **والدہ** کے نام

یہ میری زندگی کی دو عظیم ہستیاں ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کا ثواب ان کے حق میں لکھا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک اچھا معاشرہ ایک اچھے انسان سے بنتا ہے۔ اور ایک اچھا انسان کیسے بنا جائے یہ تعلیم ہمیں ہمارے مذہب اسلام سے ملتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر انسان صرف اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح کی کوشش میں لگ جائے تو یقیناً پورا معاشرہ سدھر سکتا ہے۔ اور یہ اصلاح کیسے ہو گی اس کے لیے ہمیں مذہب اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہو گا۔ اصلاح معاشرہ یوں تو اپنے آپ میں بہت بڑا عنوان ہے لیکن آج ہم کوشش کریں گے کہ احادیث کے حوالے سے زندگی کے چند خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ ہمارے معاشرے میں جتنی بھی برائیاں آج موجود ہیں ان سب کا حل اسلام نے بتادیا ہے۔ اب ایک سوال کسی کے ذہن میں آسکتا ہے کہ جب اسلام نے تمام پریشانیوں کا حل بتادیا ہے، زندگی جینے کا سلیقہ سکھادیا ہے پھر بھی معاشرہ میں اتنی برائیاں کیوں نظر آتی ہیں؟ تو سب سے پہلا جواب ہے علم کی کمی۔ ہم علم سے دور ہو گئے ہیں۔

حدیث میں ہے

حدثنا هشام بن عمار ، حدثنا حفص بن سليمان ، حدثنا كثير بن شنظير ، عن محمد بن سيرين ، عن انس بن مالك ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " طلب العلم فريضة على كل مسلم ".

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب فضل العلماء حدیث نمبر 224)

یہ حدیث ہمیں بہت اہم بات بتاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان پر علم کا سیکھنا فرض ہے۔ پھر اگر ہم اس فرض سے ہی دور ہو گئے تو کیسے ہم فلاح پا سکتے ہیں؟ جب ہم علم سیکھیں گے تو ہمیں ہماری پریشانیوں کا حل معلوم ہو گا۔ زندگی میں کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے کس سے کیا بات کہنی ہے کس وقت کہنی ہے کس انداز میں کہنی ہے وغیرہ۔ آج کوئی بھی علم کی طرف نہیں آنا چاہتا۔ اگر ہم اکثریت کو دیکھیں تو ایسی ہے جس کو یہ تک نہیں معلوم کہ نماز میں کتنے فرض ہوتے ہیں۔ پھر سوچنے کا مقام ہے کہ جب نماز جیسی اہم عبادت کے فرائض نہیں معلوم تو بہت ممکن ہے کہ لوگ ان فرائض کے معاملے میں غلطیاں بھی کرتے ہوں گے۔ پھر یہ کتنے لوگوں کو معلوم ہو گا کہ اللہ نے ہم سے ہماری پوری زندگی میں کیا کیا مطالبے کیے ہیں؟ ایک بہت عام سی مثال کہ ہم میں سے اکثر لوگوں نے قرآن پاک پڑھا ہو گا لیکن کتنے لوگ یہ جانتے ہیں کہ اللہ نے قرآن میں ہمیں کون کون سی باتوں کا حکم دیا ہے اور کتنی باتوں سے منع فرمایا ہے؟ ہم نے قرآن کو صرف تلاوت تک ہی رکھا ہے۔ کبھی اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ کبھی اس کے معنی نہیں پڑھے۔ کیا ہم نے کبھی جاننے کی کوشش کی حلال و حرام کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ جو کمائی ہم کر رہے ہیں کہیں اس میں حرام تو شامل نہیں ہے؟ اسلام نے علم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور علم والوں کی بے شمار فضیلتیں بھی بیان کی ہیں۔

حدثنا مسدد بن مسرهد، حدثنا عبد الله بن داود، سمعت عاصم بن رجاء بن حيوة يحدث، عن داود بن جميل، عن كثير بن قيس، قال: "كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق، فجاءه رجل، فقال: يا ابا الدرداء، إني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغني انك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ما جئت لحاجة، قال: فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة، وإن الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم، وإن العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء، وإن فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب، وإن العلماء ورثة الانبياء، وإن الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر".

ترجمہ: کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا: اے ابوالدرداء! میں آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے

اس حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے متعلق مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں میں آپ کے پاس کسی اور غرض سے نہیں آیا ہوں، اس پر ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص طلب علم کے لیے راستہ طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت کی راہ چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی بخشش کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کی تمام ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور نبیوں نے اپنا وارث درہم و دینار کا نہیں بنایا بلکہ علم کا وارث بنایا تو جس نے علم حاصل کیا اس نے ایک وافر حصہ لیا۔

(سنن ابوداود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، حدیث نمبر 3641)

یہ حدیث ہمیں علم کی ترغیب دینے کے لیے کافی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے اگر دور تک سفر کرنا پڑے تو بھی کیا جائے۔ اپنے علم کو بڑھائیں ہر اچھے برے کی تمیز حاصل کریں لیکن خود کو نمایاں کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ آپ خاص ہو کر بھی عام لوگوں کے بیچ رہنا سیکھیں یہ بھی آپ کی قابلیت کا حصہ ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہی آپ کو لوگوں میں نمایاں بھی کر دیگا لیکن آپ میں خود اس کی چاہت نہیں ہونی چاہیے۔ المختصر علم کبھی ہمارے غرور کی وجہ نہ بنے۔ اس بارے میں بھی امام دارمی اپنی سنن میں لکھتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا ، أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ

آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرنے والا ہو اور آدمی کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر گھمنڈ کرے۔

(سنن دارمی مقدمہ باب التوبیخ لمن یطلب العلم رقم نمبر 394)

یعنی اگر ہم نے علم حاصل کرنے کے بعد خود کو لوگوں سے نمایاں سمجھنے کی کوشش کی تو یہ جہالت ہو گی۔اب پھر ایک سوال کیا صرف علم ہونا کافی ہے؟

امام دارمی اپنی سنن میں ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اعْمَلُوا بِهِ ، فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علم کے حاصل کرنے والوں! اس پر عمل کرو، بیشک عالم وہی ہے جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا، اور اس کے علم و عمل میں موافقت ہو۔

(سنن دارمی مقدمہ، باب التوبیخ لمن یطلب العلم رقم نمبر 393)

یعنی جب ہم علم حاصل کر لیں یا جس بات کا ہمیں علم ہو اس پر ہمیں عمل کرنا ضروری ہے۔ تب ہی وہ علم ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مزید ایک جگہ امام دارمی لکھتے ہیں۔

زید العمی نے بعض فقہاء سے خبر دی کہ انہوں نے کہا: اے صاحب علم! اپنے علم کے مطابق عمل کر، اور اپنے زائد مال کا عطیہ دے، اور زیادہ باتوں سے پرہیز کر سوائے اس بات کے جو اللہ کے پاس تمہیں نفع دے۔ اے صاحب علم! تم نے جو علم حاصل کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو جب تم اپنے رب سے ملاقات کروگے تو یہ (بے عملی) تمہارے اوپر حجت اور معذرت کو ختم کرنے والی ہوگی۔ اے صاحب علم! تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دیا گیا ہے تو وہ اس لئے کہ تم کو اللہ کی نافرمانی میں جس چیز سے روکا گیا ہے اس سے دور رہو۔ اے علم دانو! دوسرے کام میں قوی اور اپنے کام میں ضعیف نہ ہونا۔ اے صاحب علم! جو چیز تمہارے علاوہ کسی اور کے لئے ہے، وہ تمہیں اس چیز سے مشغول نہ کردے جو خود تمہارے لئے ہے۔ اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کرو، ان کے پاس بھیڑ لگاؤ اور ان سے سنو، اور ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی عزت و تعظیم کرو (بڑا سمجھو) اور جاہلوں کو ان کے جہل کی وجہ سے چھوٹا جانو لیکن انہیں دور نہ بھگاؤ بلکہ قریب کرو اور انہیں علم سکھاؤ۔ اے علم داں! کسی مجلس میں ایسی حدیث بیان نہ کرو جس کو تم سمجھتے نہیں، اور نہ کسی آدمی کو جواب دو اس وقت تک کہ یہ نہ سمجھ لو کہ اس نے تم سے کیا پوچھا ہے۔

اے علم والے ! اللہ کو دھوکہ نہ دے،اور نہ لوگوں کو دھوکے میں ڈال،اللہ کو دھوکہ دینا اس کے حکم سے روگردانی کرنا ہے،اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا ان کی خواہشات کی پیروی کرنا ہے،اور اللہ سے ڈرو، جس میں اللہ نے اپنے سے ڈرنے کا حکم دیا ہے،اور لوگوں سے ڈرو کہ فتنوں میں نہ ڈال دیں۔اے علم والے ! بیشک جس طرح دن کی روشنی صرف سورج سے کامل ہوتی ہے، اسی طرح حکمت اللہ کی اطاعت سے کامل ہوتی ہے۔

اے صاحب علم ! جس طرح کھیتی پانی و مٹی سے صحیح رہتی ہے،اسی طرح ایمان علم و عمل سے ٹھیک رہتا ہے۔

اے صاحب علم ! جس طرح ہر مسافر زادِ راہ اکٹھا کرتا ہے اور جب ضرورت ہوتی ہے زادِ راہ پالیتا ہے۔اسی طرح ہر عامل آخرت میں اپنے اس عمل کا محتاج ہوگا جو اس نے دنیا میں کیا۔

اے صاحب علم ! جب اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی عبادت پر ابھارے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس تمہاری قدرو منزلت بیان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، پس تم اس کے سوا کسی اور کی طرف نہ مڑ جانا کہ تم اس کی قدرو منزلت سے ذلت ورسوائی کی طرف پلٹ جاؤ۔

اے صاحب علم ! اگر تم پتھر اور لوہا منتقل کرو تو یہ آسان ہے اس کے بہ نسبت کہ تم ایسے شخص سے حدیث بیان کرو جو تمہاری بات سمجھتا ہی نہیں ہے،اور اس شخص کی مثال جو بے عقل سے اپنی حدیث بیان کرے ایسی ہے جیسے کوئی میت کو پکارے اور مردوں کے لئے دستر خوان لگائے۔(سنن دارمی مقدمہ، باب فی اعظام العلم، رقم نمبر 671)

مزکورہ روایت خود اتنی واضح ہے کہ اس پر مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔اس میں اصلاح کے لیے بہت ساری نصیحتیں ہیں۔ لیکن اہم بات جو اس میں بتائی گئی ہو وہ یہ کہ جو علم ہم نے حاصل کیا ہے اس پر عمل کریں۔اور علم کے مطابق عمل ہماری پوری زندگی میں ہونا چاہیے۔ اب تعلیم کے معاملے میں بھی اج جو ہمارے معاشرے میں ایک سوچ پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ گھر کے بیٹوں کو خوب پڑھایا لکھایا جاتا ہے لیکن بیٹیوں کو بہت کم یا نہیں پڑھایا جاتا۔ انہیں اعلی تعلیم نہیں دی جاتی۔اور اس سوچ کی وجہ یہ بتایٔ جاتی ہے کہ لڑکوں کو نوکری کرنی ہے کمانا ہے گھر چلانا ہے وغیرہ۔ لڑکیوں کو اتنا پڑھ لکھ کر کیا کرنا؟انہیں کونسی نوکری کرنی ہے؟ صرف گھر میں ہی تو رہنا ہے انہیں بس کھانا بنانا اور گھر کے کام سکھانا چاہیے۔ یہاں سے ہماری قوم کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ کیوں کہ ہمارے بزرگوں کا فرمان ہے کہ جب تعلیم مرد کو ملتی ہے تو ایک مرد کو ہی ملتی ہے لیکن جب علم عورت کو سکھایا جاتا ہے تو یہ علم پوری نسلوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔کیوں کہ ایک بچے کا پہلا مدرسہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے۔اگر ماں پڑھی لکھی ہے تو وہ بچے کو بھی علم سکھائے گی اور اس کی اچھی تربیت کر سکے گی لیکن اگر وہ ہی پڑھے لکھی نہ ہو تو کیوں کہ مرد حضرات کا اکثر وقت گھر سے باہر نوکری یا بزنس وغیرہ میں چلا جاتا ہے پھر بچے کو اچھی تعلیم اور تربیت نہیں مل پاتی۔اور بچپن میں سکھایا گیا علم پوری زندگی اس انسان کی سوچ پر اپنا اثر رکھتا ہے۔اس لیے عورتوں کا پڑھا لکھا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔اور اسلام میں اس کی زبردست مثال موجود ہے۔ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا اسلام میں عورتوں میں سب سے بڑی محدثہ اور فقیہا ہیں۔ آپ نے ایک عورت ہو کر علم اور فقہ کی ایسی مثال قائم کی کہ بڑے بڑے صحابہ حدیث میں آپ کے شاگرد

ہیں۔ آپ سے 2210 حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپ کو فتوی دینے والے چند خاص صحابہ کی جماعت میں شمار کیا گیا ہے۔(جامع الحدیث جلد 1 صفحہ 549)

تو یہ اسلام میں عورت کے لیے تعلیم کی مثال ہے۔اور میرے خیال سے یہ ایک مثال ہی اس سوچ کو ختم کرنے کے لیے کافی جو عورت کی تعلیم کے متعلق معاشرے میں اب تک پائی جاتی ہے۔علم کے حصول کی اہمیت کے بعد اب ہم دوسری کچھ چیزوں پر ترتیب وار روشنی ڈالتے ہیں۔

گھروں میں پیش آنے والی پریشانیاں:

اولاد کا نافرمان ہونا بہت عام سی بات ہو گئی ہے۔ یہ اکثر گھروں کا حال ہے۔ماں باپ کی بات نہیں سنی جاتی۔اور اس معاملے میں کچھ وہ گھر خاص ہیں جن میں باپ اور ماں دونوں باہر نوکری کرنے جاتے ہیں۔ باپ کا تو کام ہے ہی زریعہ معاش تلاش کرنا اکثر کبھی مجبوری میں اور کبھی شوق میں مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر گھر کی عورتیں بھی نوکری کرنے کی کمانے کی چاہ رکھنے لگتی ہیں۔ اور گھر میں جو بچہ ہوتا ہے وہ اچھی طرح سے یہ سمجھ بھی نہیں پاتا کہ ماں باپ کی محبت ہوتی کیا ہے۔ اس کے لیے گھر میں کسی نرس وغیرہ کو رکھ لیا جاتا ہے جو بچے کی دیکھ بھال کرتی ہے۔دوسری طرف اگر ایسا نا ہو تو پھر بچوں کو ڈے بورڈنگ اسکول میں داخلہ کروا دیا جاتا ہے۔ یہاں بھی بچہ دن کے زیادہ تر وقت اسکول میں گزارتا ہے اور شام کو جب تک گھر آتا ہے تو تھک کر سو جاتا ہے۔ان دونوں صورتوں میں جو کمی ہو رہی ہے وہ ہے ماں کی محبت اور باپ کی شفقت۔ بچے کو اس محبت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ایک پانی کے گلاس کو اگر آپ الٹا کریں گے تو اس میں سے پانی نکلے گا۔ کیوں کہ

اس میں پانی ہی ڈالا گیا تھا۔ ٹھیک اسی طرح آپ بچے کے دل میں محبت ڈالیں تو اس کے اندر سے آپ کے لیے بھی محبت ہی نکلے گی۔ آپ چھوٹے بچے کو کبھی یہ احساس کرانے کی کوشش نہ کریں کہ آپ اس کے لیے کتنی محنت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ہم لوگ بچے کو یہ احساس کرانے کے لیے بہت جلد بازی کرنے لگتے ہیں۔ پہلے آپ بچے کے مطابق ہی اس کے ساتھ برتاؤ کریں۔ اس کے ساتھ کھیلیں کودیں۔ حدیث میں ہے:

ابن عباس سے روایت ہے سرور کائنات ﷺ امام حسین کو اپنے کندھے پر سوار کئے ہوئے کہیں لے جارہے تھے، ایک شخص نے کہا اے صاحبزادے! تمہاری سواری کتنی اچھی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سوار کتنا اچھا ہے۔

(صواعق المحرقہ، صفحہ ۸۲، حلیۃ الاولیاء، جلد ۲، صفحہ ۳۵)

نبی کریم ﷺ کا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے مبارک کندھوں پر بٹھانا بچوں کے ساتھ انتہائی محبت کی دلیل ہے۔ یوں ہمیں بھی بچوں کے ساتھ کھیلنا چاہیے۔ پھر جب وہ تھوڑے سمجھدار ہونے لگیں تو انکے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں نعت رسول ﷺ سنائیں۔ اور خود ماں باپ بھی انکے سامنے نعت رسول ﷺ گنگنائیں۔ سائیکولاجی کے مطابق بچے جو دیکھتے سنتے ہیں اس کا اثر ان کے دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ماں باپ بھی کوئی ایسے کام نہ کرتے ہوں جن کو اسلام نے ناپسند کیا ہے۔ اگر کبھی ماں باپ کا آپس میں جھگڑا ہو تو بچے کے سامنے ہرگز نہ کریں نہ ہی اسے یہ احساس

ہونے دیں کہ کوئی جھگڑا ہے۔ بچے کی جائز ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ اگر اللہ نے نوازا ہے تو اس پر دستور کے مطابق خرچ کریں۔ حدیث میں ہے:

فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته

ترجمہ: ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔

(صحیح البخاری کتاب ال استقراض، باب العبد راع حدیث نمبر 2409)

یعنی ہر شخص سے اس کے ماتحت کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا۔ آگر آپ نے اپنے ماتحت والوں کے حق میں کمی کی ہے تو اپکی پکڑ ہو گی۔ حق کا صرف یہ مطلب نہیں کہ آپ نے ان پر مال خرچ کرنا ہے۔ بلکہ اولاد کو اچھی تربیت دینا بھی آپ کے ذمے ہے۔ یہ آپ کے بچوں کا آپ پر حق ہے۔

اگر ایک سے زیادہ اولاد ہوں تو اس کے درمیان انصاف قائم رکھیں۔ سب کو برابر محبت دیں۔ برابر سے مال خرچ کریں۔ خواہ بچہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ حدیث میں ہے:

حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا حماد، عن حاجب بن المفضل بن المهلب، عن ابيه، قال: سمعت النعمان بن بشير، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" اعدلوا بين اولادكم، اعدلوا بين ابنائكم".

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو، اپنے بیٹوں کے حقوق کی ادائیگی میں برابری کا خیال رکھا کرو''

(صحیح البخاری کتاب الاجارۃ، باب فی الرجل یفضل حدیث نمبر 3544)

ایک اور جگہ حدیث میں ہے:

حدثنا عبد الله بن يوسف، اخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن حميد بن عبد الرحمن، ومحمد بن النعمان بن بشير، انهما حدثاه، عن النعمان بن بشير،" ان اباه اتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: إني نحلت ابني هذا غلاما، فقال: اكل ولدك نحلت مثله، قال: لا، قال: فارجعه"

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہا ان کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بطور ہبہ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لڑکوں کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر (ان سے بھی) واپس لے لے۔

(صحیح البخاری کتاب الھبۃ باب الھبہ للولد حدیث نمبر 2586)

یہ حدیث ہمیں اولاد کے درمیان انصاف کرنا سکھاتی ہے۔ اسکے علاوہ بچے کی صحبت کا خیال رکھیں اسے برے دوستوں کی سنگت سے بچائیں۔ سو جب یہ ساری چیزیں ہوں گی اور گھر کا ماحول دین سے جڑا ہو گا خوش گوار ہو گا تو بچے کے مزاج میں خود بخود دینداری اور خوش گواری آ جائے گی۔ جب بچے کی اپنے ماں باپ کے ساتھ محبت مضبوط ہو جائے گی تو ان شاء اللہ بچہ کبھی نا فرمانی نہیں کرے گا۔ دوسری طرف معاشرے میں یہ بھی برائی پائی جاتی ہے کہ اولاد اپنے والدین کی قدر نہیں کرتی۔ یاد رکھیے کہ اسلام نے بچوں کو بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ بلکہ ماں باپ کا حق اتنا ہے کہ بچہ ساری زندگی کبھی ان کے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ حدیث میں ہے:

حدثنا الحسن بن صباح، حدثنا محمد بن سابق، حدثنا مالك بن مغول، قال: سمعت الوليد بن العيزار ذكر، عن ابي عمرو الشيباني، قال: قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم، قلت: يا رسول الله، اي العمل افضل؟ قال: "الصلاة على ميقاتها، قلت: ثم اي، قال: ثم بر الوالدين، قلت: ثم اي، قال: الجهاد في سبيل الله، فسكت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولو استزدته لزادني".

ترجمہ: ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن مغول نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ولید بن عیزار سے سنا، ان سے سعید بن ایاس ابو عمرو شیبانی نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دین کے کاموں میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا۔" میں نے پوچھا اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔" میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔" پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات نہیں کئے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب فضل الجہاد حدیث نمبر 2782)

یعنی اسلام میں نماز کی پابندی کے بعد سب سے افضل کام ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔ اور والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثني محمد بن الوليد، حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، قال: حدثني عبيد الله بن ابي بكر، قال: سمعت انس بن مالك رضي الله عنه، قال: ذكر رسول الله صلى الله عليه

وسلم الكبائر او سئل عن الكبائر فقال: "الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر (بڑے گناہ) کا ذکر کیا یا (انہوں نے کہا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین حدیث نمبر 5977)

اگر ایک شخص کے پاس والدین ہوں، بیوی ہو، بچے ہوں تو اس پر ان میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔ میں یہاں پر ایک حدیث کا مفہوم لکھ رہا ہوں کیوں کہ حدیث کافی طویل ہے جس میں اور بھی کئی چیزوں کا ذکر ہے سو ہم اپنے موقف کو اس میں سے بیان کرتے ہیں:

3 شخص ایک غار میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک بڑا سا پتھر اوپر سے آ گرا اور غار کا منھ بند ہو گیا۔ یہ پتھر اتنا بڑا تھا کہ تینوں ملکر بھی اسے ہلا نہ سکتے تھے۔ اب تینوں نے اللہ سے دعا کرنا شروع کی اور وسیلہ کے لیے اپنے نیک اعمالوں کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی چکے ہوتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب

میں گھر لوٹا تو والدین سو چکے تھے۔اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔میں برابر دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو تو دیکھ سکیں''، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب اذا الشتری حدیث نمبر 2215)

زرا غور کریں کہ اس شخص کی اپنی ماں کے ساتھ اس بھلائی کو اللہ نے اس قدر پسند فرمایا کہ اس عمل کا وسیلہ اللہ نے قبول کر لیا۔ماں باپ کی خدمت کے بارے میں حدیث میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

حدثنا شيبان بن فروخ ، حدثنا ابو عوانة ، عن سهيل ، عن ابيه ، عن ابي هريرة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم ، قال: رغم انف، ثم رغم انف، ثم رغم انف، قيل: من يا رسول الله؟، قال: " من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی،

پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی۔'' کہا گیا کس کی یارسول اللہ!؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پائے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے، پھر جنت میں نہ جائے۔'' یعنی ان کی خدمت گزاری کر کے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب رغم انف حدیث نمبر 6510)

یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنے بوڑھے والدین کی خدمت نہیں کرتے اور کچھ تو بوڑھا ہونے سے پہلے ہی شادی ہو جانے کے بعد ماں باپ کو نظر انداز کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس حدیث کو بار بار پڑھیے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے یوں دعا مانگی۔

مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ.

ترجمہ: جس شخص نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کیا اور مر گیا تو وہ آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (صحیح ابن حبان حدیث نمبر 908) اور پھر جبریل علیہ السلام کی اس دعا کو سنکر اللہ کے محبوب دونوں عالم کے مالک و مختار حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا: آمین۔

اندازہ لگائیں کہ جس دعا کے کرنے والے فرشتوں کے سردار ہوں اور آمین کہنے والے نبیوں اور رسولوں کے سردار ہوں وہ دعا بھلا کیسے قبول نہ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز اس وعید کے مستحق نہ بنیں اور اپنے والدین کی خدمت کریں انکی قدر کریں۔

گھروں میں ہونے والی تیسری پریشانی ہے میاں بیوی کے جھگڑے۔

ان جھگڑوں کی کئی وجوہات ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مرد جو شادی کر کے ایک بیوی محض تین الفاظوں کے ساتھ اپنے گھر لے آتا ہے۔ اور وہ یہ سوچنے لگتا ہے کہ بس اب کل سے یہ وہی سب کچھ کرے گی جو ہمارے گھر میں ہوتا آیا ہے۔ لیکن جب فوری طور پر مرد کو وہ چیزیں دیکھنے کو نہیں ملتیں یا عورت فوری طور پر خود کو نئے گھر کے مطابق ڈھال نہیں پاتی تو مرد حضرات غصہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر عورت بھی روز روز ایسی باتوں پر غصہ دیکھ کر احساس کمتری کا شکار بھی ہو جاتی ہے اور اس کی خوش مزاجی ختم ہو جاتی ہے۔ اب یا تو وہ خاموش سی زندگی جینے لگتی ہے یا پھر شوہر کو پلٹ کر جواب دینے والی بن جاتی ہے۔ آپ زرا سوچ کر دیکھیں کہ ایک لڑکی جس نے اپنی زندگی کے 18-19 سال یا کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتے ہیں، وہ کسی اور گھر میں گزارے تھے اس کے رہنے کا طریقہ اس کے سونے اٹھنے کا وقت، اس کے کھانا پکانے کا ذائقہ سب کچھ آپ سے الگ تھا۔ آپ اس کو 18 دنوں میں تو نہیں بدل سکتے نہ؟ اسے تھوڑا وقت دیں، غصہ نہ کریں جو غلطیاں بھی اگر وہ کرتی ہے تو پیار سے اس کی اصلاح کریں جب وہ دھیرے دھیرے آپ کے ماحول میں ڈھل جائے گی تو ان شاءاللہ خود اس کی زندگی آپ کے مطابق گزرے گی۔ حدیث میں ہے:

حدثنا محمد بن يحيى، حدثنا محمد بن يوسف، حدثنا سفيان، عن هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " خيركم خير لاهله

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

(سنن ترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج حدیث نمبر 3895)

بیوی چنتے وقت ہمیں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے آیئے حدیث میں دیکھتے ہیں:

حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن عبيد الله، قال: حدثني سعيد بن ابي سعيد، عن ابيه، عن ابي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" تنكح المراة لاربع: لمالها، ولحسبها، وجمالها، ولدينها، فاظفر بذات الدين تربت يداك"

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہو گی)۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء حدیث نمبر 5090)

پھر یہ کہ بیوی اپنے شوہر کی توجہ چاہتی ہے۔بیوی کے شوق کا خیال رکھیں۔ حدیث میں ہے:

حدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، عن عيسى، عن الاوزاعي، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها، قالت:" رايت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني بردائه وانا انظر إلى الحبشة يلعبون في المسجد حتى اكون انا التي اسام، فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو"

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کئے ہوئے ہیں۔ میں حبشہ کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جنگی) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے، آخر میں ہی اکتا گئی۔اب تم سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشہ دیکھنے کا بڑا شوق ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہو گی۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب نظر حدیث نمبر 5236)

اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر کم تھی آپ کو کھیل دیکھنا پسند تھا تو نبی کریم ﷺ نے آپ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کھڑا کر کے کھیل دیکھنے کی اجازت دی جتنا انکے دل نے

چاہا۔اس طرح ہمیں بھی بیوی کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہم اس کی مرضی کے مطابق اس کے ساتھ کھیل بھی سکتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

حدثنا ابو صالح الانطاكي محبوب بن موسى، اخبرنا ابو إسحاق يعني الفزاري، عن هشام بن عروة، عن ابيه، وعنابي سلمة،عن عائشة رضي الله عنها: انها كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر قالت: فسابقته فسبقته على رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني، فقال: هذه بتلك السبقة.

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے (دوبارہ) مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے“۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی السبق حدیث نمبر 2578)

ان تمام باتوں کے بعد ایک مزید ایک حدیث بیوی کے تعلق سے ذکر کرنا چاہوں گا۔

أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ، إِنْ تُقِمْهَا ، تَكْسِرْهَا ، وَإِنْ تَسْتَمْتِعْ بِهَا ، تَسْتَمْتِعْ وَفِيهَا عِوَجٌ

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پسلی کی طرح (ٹیڑھی) ہے، اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسی ٹیڑھے پن کے ساتھ اس سے استمتاع کرو گے تو فائدہ میں رہو گے۔

(سنن دارمی کتاب ا لنکاح باب مداراۃ الرجل حدیث نمبر 2259)

اب غور کرو کہ یہ ایک کیسا لطیف مضمون ہے جو حضور نبی کریم ﷺ نے ان الفاظوں میں بیان فرمایا ہے کہ ''عورت ٹیرھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے'' ظاہر ہے کہ اس جگہ پیدا ہونے سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح ماں باپ سے بچہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے بلکہ عربی محاورہ کے مطابق اس سے یہ مراد ہے کہ عورت کی فطرت میں ٹیڑھا پن داخل ہے جو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ یعنی انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے، جس سے یہ مراد نہیں کہ جلد بازی کے مواد سے انسان پیدا ہوا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ انسانی فطرت میں جلد بازی کا مادہ ہے۔ اسی طرح ٹیڑھی پسلی سے پیدا

ہونے سے یہ مراد ہے کہ عورت کی فطرت میں بعض طبعی کجیاں پائی جاتی ہیں جو اس کی طبیعت کا حصہ اور اس کے ساتھ لازم وملزوم کے طور پر لگی ہوئی ہیں اور اس سے جدا نہیں ہو سکتیں۔ اسلیے عورت کو اس کی اس فطرت کے ساتھ ہی فائدہ اٹھانا ہو گا۔

بیوی کو بھی یہ جان لینا چاہیے کہ جس طرح وہ چند دنوں میں شوہر کے مطابق نہیں ڈھل سکتیں اس طرح شوہر بھی چند دنوں میں پوری طرح سے بیوی کی پسند ناپسند نہیں سمجھ سکتا۔ اپنے شوہر سے اپنی خواہش کا اظہار کریں لیکن اگر شوہر اتنا مالدار نہ ہو تو ایسی ضد نہ کریں جسے وہ پوری نہ کر سکے۔ اس سے شوہر تناؤ میں رہنے لگے گا اور یہ آگے چلکر جھگڑے کی وجہ بن سکتی ہے۔ اللہ نے آپ کو شوہر کے گھر اور مال کا محافظ بنایا ہے پوری ایمانداری سے اس کی حفاظت کریں۔ حدیث میں ہے:

حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، حدثنا ابن طاوس، عن ابيه، وابو الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" خير نساء ركبن الإبل نساء قريش، وقال الآخر: صالح نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على زوج في ذات يده".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں (یعنی عرب کی عورتوں میں)

بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں۔ دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ قریش کی صالح، نیک عورتیں (صرف لفظ قریشی عورتوں کے بجائے) بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب النفقات باب حفظ المراۃ حدیث نمبر 5365)

بہترین بیوی کی مثال یہ دی گئی ہے کہ وہ بچوں پر مہربان اور شوہر کے مال کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ شوہر دن بھر کام کر کے جب گھر آتا ہے تو اس کا خیال رکھیں اس کی خدمت کریں۔ ایک بات بیویوں کے ذہن میں بنی رہتی ہے کہ اگر شوہر کام کرتا ہے تو ہم بھی گھر میں کام کرتے ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کہ آپ کام کرتی ہیں لیکن گھر کے اندر کیے جانے والے کام اور گھر کے باہر کیے جانے والے کاموں میں بہت فرق ہوتا ہے۔ آفس میں کام کرنے والوں سے زیادہ بڑی تعداد مزدور مردوں کی ہے۔ کوئی گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں پتھر توڑتا ہے تو کوئی رکشاء چلاتا ہے کوئی سر پر بھاری وزن رکھ کر کئی منزل عمارتوں پر چڑھاتا ہے۔ انصاف کی نظروں سی دیکھیں تو اتنے بھاری کام بھی گھر میں نہیں ہوتے۔۔ اور اس کو یہ کام مسلسل 7-8 گھنٹے کرنا ہوتا ہے۔ اس بیچ اس کو یہ بھی اجازت نہیں ہوتی کہ جب تھک جائے تو بیٹھ کر کچھ آرام کر لے۔ جبکہ اس کے برعکس گھر میں اگر آپ تھک جائیں تو آپ کو بیٹھنے کی، لیٹنے کی بھی اجازت ہوتی ہے۔ اسلیے اللہ نے آپکے شوہر کو آپ کا حاکم بنایا ہے۔ آپ اس کی اطاعت کریں یہ اللہ نے فرض کیا ہے۔ اس کی ہر جائز بات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر شوہر کی کوئی بات آپکی پسند کے خلاف ہو جائے تو اللہ کی رضا کے

لیے نظر انداز کریں یا پیار بھرے انداز میں اس سے کہہ دیں۔اس کی ناشکری نہ کریں۔ حدیث میں ہے:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن زيد بن اسلم، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: " اريت النار فإذا اكثر اهلها النساء يكفرن، قيل: ايكفرن بالله، قال: يكفرن العشير، ويكفرن الإحسان لو احسنت إلى إحداهن الدهر، ثم رات منك شيئا، قالت: ما رايت منك خيرا قط".

ترجمہ: عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔ کہا گیا یارسول اللہ! کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر حدیث نمبر 29)

اس حدیث میں شوہر کی ناشکری کو کفر کہا گیا ہے۔ یہ وہ کفر نہیں جس سے انسان کافر ہو سکتا ہے لیکن یہ ایک بڑا گناہ ہے۔ اسلام نے شوہروں کو بہت بڑا مقام دیا ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ، حدثنا عفان ، حدثنا حماد بن سلمة ، عن علي بن زيد بن جدعان ، عن سعيد بن المسيب ، عن عائشة ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" لو امرت احدا ان يسجد لاحد، لامرت المراة ان تسجد لزوجها

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

(سنن ابن ماجہ کتاب ا لنکاح باب حق الزوج علی مراۃ حدیث نمبر 1852)

شوہر کے مقام کے لیے اس سے بڑی کیا مثال ہو گی کہ اگر سجدہ جائز ہوتا تو بیوی کو حکم ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ مرد کا راضی ہونا عورت کے لئے بڑی چیز ہے کیوں کہ عورت مرد کے لئے بنائی گئی ہے اور گھر کا کام جو خواتین کرتی ہیں اس میں نیت شوہر کو خوش کرنے کی ہو تو صبح سے شام تک وہ جتنا کام کر رہی ہے، وہ سب اللہ کی بارگاہ میں عبادت میں لکھا جاتا ہے چاہے وہ کھانا پکانا ہو یا

بچوں کی تربیت ہو یا شوہر کے ساتھ خوش دلی کی باتیں ہوں ان سب پر اجر لکھا جاتا ہے۔ شوہر اگر گھر میں ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ بھی نہ رکھیں۔ حدیث میں ہے۔

حدثنا الحسن بن علي، حدثنا عبد الرزاق، حدثنا معمر، عن همام بن منبه، انه سمع ابا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تصوم المراة وبعلها شاهد إلا بإذنه غير رمضان، ولا تاذن في بيته وهو شاهد إلا بإذنه".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی عورت روزہ نہ رکھے سوائے رمضان کے، اور بغیر اس کی اجازت کے اس کی موجودگی میں کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے“۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب المراۃ تصوم حدیث نمبر 2458)

شوہر کی موجودگی میں اسکی اجازت کی بغیر نفلی روزے سے منع کر دیا گیا لیکن آپ کو ثواب سے محروم نہیں کیا گیا۔ کیوں کہ اگر آپ اپنے شوہر کی خدمت کریں تو اس کا ثواب اس روزے سے کہیں زیادہ ہوگا۔ ایک اور حدیث میں تو بیوی کے لیے بہت بڑی خوش خبری بھی ہے:

حدثنا واصل بن عبد الاعلى، حدثنا محمد بن فضيل، عن عبد الله بن عبد الرحمن ابي نصر، عن مساور الحميري،

عن امه، عن ام سلمة، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ايما امراة ماتت وزوجها عنها راض، دخلت الجنة".

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی''

(سنن ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج حدیث نمبر 1161)

اب زرا سوچیں کہ ساری زندگی آپ کو بس یہ کوشش کرنی ہے کہ آپ کا شوہر آپ سے راضی ہو جائے بس آپ کے جنت میں جانے کے لیے اتنا ہی کافی ہو گا۔ ہاں لیکن اللہ نے جو عبادتیں آپ پر فرض کی ہیں ان کو ہرگز نہ ترک کریں۔

شوہر کی اطاعت بیوی کے لیے اس کے والدین کی خدمت یا اطاعت سے بھی زیادہ بڑھ کر ہے اور اس کی برکت بھی بہت زیادہ ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثنا زافر، عن ثابت بن البناني، عن انس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم، أن رجلا خرج، وأمر امرأته أن لا تخرج من بيتها، وكان أبوها في أسفل الدار، وكانت في أعلاها، فمرض أبوها، فأرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فذكرت له ذلك فقال: " أطيعي زوجك " فمات أبوها،

فأرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم ، فقال : " أطيعي زوجك " ، فأرسل إليها النبي صلى الله عليه وسلم : " إن الله غفر لأبيها بطاعتها لزوجها

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص باہر گیا اور اپنی بیوی کو حکم دیا کہ وہ گھر سے نہ نکلے۔اس کا باپ گھر کے نچلے حصے میں رہتا تھا اور وہ اوپر کے منزلہ پر،اس کے والد بیمار ہوئے تو اس نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں کسی کو بھیج کر معلوم کروایا،آپ نے فرمایا اپنے شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج کر معلوم کروایا تو آپ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے پاس کسی کو بھیج کر بتایا کہ بے شک اللہ نے اس کے والد کو اس کے اپنے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے بخش دیا ہے۔(معجم الاوسط جلد 3 صفحہ 332 حدیث نمبر 7648)

بیٹی نے شوہر کی اطاعت کی تو اللہ نے اس کی برکت سے اس کے والد کو بخش دیا۔ کیا ایک بیٹی کے لیے باپ کی بخشش سے زیادہ بڑی کوئی چیز خوشی دینے والی ہے؟اگر تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ وہ اس وقت شوہر کی اطاعت چھوڑ کر والد کی خدمت میں حاضر ہو گئی ہوتی لیکن کیوں کہ والد کی موت کا وقت آ ہی چکا تھا اور پھر اگر اللہ کے یہاں والد کی مغفرت نہ ہوتی وہ حساب کتاب

میں پھنس گئے ہوتے اور بیٹی کو یہ بات بتائی جاتی کہ تمھارے والد کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے اللہ ان کو معاف نہیں کر رہا۔ تو کیا اس صورت میں بیٹی خوش ہوتی؟ یقیناً نہیں۔ البتہ یہ ضرور خوشی کی بات ہے کہ اگر بیٹی دنیا میں خدمت میں حاضر نہ ہو سکی لیکن اس کی وجہ سے اس کے باپ کی مغفرت ہو گئی۔ اس زمانے میں آج کی طرح ٹیلی فون یا موبائل نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس عورت کا شوہر باہر چلا گیا تھا۔ اور اب اس سے اجازت لینا ممکن نہیں تھا اور بغیر اجازت چلی جاتی تو شوہر کی نہ فرمانی ہو جاتی۔ لیکن آج یہ آسانی ہے کہ آپ کا شوہر خواہ کتنی ہی دور رہتا ہو آپ موبائل فون پر اس سے اجازت لیے سکتی ہیں۔

۔اگر ایک جملے میں کہا جائے تو شوہر ہی بیوی کی جنت ہے اور شوہر ہی اس کی دوزخ ہے۔ حدیثوں کے مضمون سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ اگر ان تمام باتوں کا خیال رکھا جائے تو ان شاءاللہ گھروں کے معاملات بہتر ہو جائیں گے اور کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔

اب گھروں میں پیش آنے والی پریشانیوں کے بعد ہم باہر کی دنیا کے متعلق بات کرتے ہیں۔ وہ چیزیں جو معاشرے میں برائی کی وجہ بنی ہیں۔ ان میں سے ایک بد نگاہی بھی ہے۔ یہ ہر دن عام ہوتی جا رہی ہے اور بڑھتے بڑھتے اس کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ اکثر کوئی نہ کوئی لڑکی کسی کی حوس کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس میں پہلے تمبیہ کرنا چاہوں گا میں ان لڑکیوں کو جو بلا ضرورت گھر سے باہر نکلتی ہیں۔ اللہ نے اسلامی عورتوں پر پردہ فرض کر دیا ہے۔ اگر کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا بھی ہو تو حجاب کریں۔ اور حجاب کا صرف یہ مطلب نہیں کہ آپ نے کوئی کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا چہرے پر رکھ لیا۔ بلکہ آپکو کوشش یہ کرنی ہے کہ آپ کی پہچان چھپ جائے۔ لیکن آج کل کے تو

نقاب اور حجاب بھی خواتین ایسے لینا پسند کرتی ہیں جن میں کشش ہو۔ یہ کشش کس کے لیے ہے؟ اگر لڑکوں کے لیے نہیں تو اور کون ہے؟ بازار میں جن لوگوں کو آپ جانتی نہیں جن سے آپ کو پردے کا حکم ہے ان کے لیے کشش پیدا کرنے کا آخر کیا مطلب ہے؟ اور کچھ اتنا باریک لباس پہنتی ہیں کہ لباس کے باوجود جسم نظر آتا ہے۔

حدیث میں ہے:

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، أَنَّهَا قَالَتْ : دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى حَفْصَةَ خِمَارٌ رَقِيقٌ ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا

ترجمہ: مرجانہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک باریک سر بند اوڑھکر حاضر ہوئیں تو حضرت عائشہ نے اس کو پھاڑ ڈالا اور انہیں موٹے کپڑے کا سر بند اڑھا دیا۔ (موطاامام مالک کتاب الباس باب مایکرہ حدیث نمبر1656)

اگلی حدیث میں ہے:

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ ، مَائِلَاتٌ

مُمِيلَاتٌ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑا پہنے ہوئے ہیں لیکن ننگی ہیں خود بھی سیدھے راستے سے ہٹی ہوئی ہیں اور اپنے خاوند کو بھی ہٹا دیتی ہیں وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ سے آتی ہے۔

(مؤطاامام مالک کتاب الباس باب مایکرہ حدیث نمبر 1657)

اللہ اکبر! یعنی جنت میں جانا تو دور کی بات ہے ایسی عورتیں جنت سے اتنی دور کر دی جائیں گی کہ انہیں جنت کی خوشبو بھی نہ مل سکے جبکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے جتنا پانچ سو سال کا راستہ ہو۔

اسلیے گھر سے بلا ضرورت نہ نکلیں اور اگر نکلیں تو پردے میں ہو کر نکلیں اور نقاب یا حجاب ایسا ہو جس میں آپ کے جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو۔ آج کل ایک فتنہ فیمی نزم کا چل رہا ہے جہاں مغربی لوگوں سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان خواتین بھی پردے کے نام پر یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ "اصل پردہ تو دل کا ہے اگر دل صاف ہو تو نظروں سے کیا فرق پڑتا ہے"۔ ان مسلمان خواتین سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ بھی کوئی دل صاف رکھنے والی لڑکی ہے؟ پھر بھی ان کا پردہ بے مثال ہے۔ خدارا اپنے آپ کو جہنم سے بچائیں۔ آپکا رول ماڈل

اسلام میں موجود ہے آپ کو مغربی تہذیب سے متاثر ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیا آپ مغرب کے کفار اور ملحدین کے راستے پر چلکر جنت میں جاسکتی ہیں؟ اگر آج بھی عورتیں پردے میں رہنے والی ہو جائیں تو یہ خود کو محفوظ کرنے والی بلکہ مردوں کو بھی فتنے میں ڈالنے سے محفوظ رکھنے والی ہو جائیں گی۔

اس کے بعد میں مردوں کو بھی یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جب وہ کسی عورت پر جان بوجھ کر بری نظر ڈالتے ہیں تو یہ بھی زنا ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثنا إسحاق بن منصور ، اخبرنا ابو هشام المخزومي ، حدثنا وهيب ، حدثنا سهيل بن ابي صالح ، عن ابيه ، عنابي هريرة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم ، قال: "كتب على ابن آدم نصيبه من الزنا، مدرك ذلك لا محالة، فالعينان زناهما النظر، والاذنان زناهما الاستماع، واللسان زناه الكلام ، واليد زناها البطش، والرجل زناها الخطا، والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج ويكذبه ".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا، تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا

بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔ (صحیح مسلم کتاب القدر باب قدر علی ابن آدم حدیث نمبر 6754)

اگر ہم محاسبہ کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ سارے زنا اکثر ہی لوگ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن آج تو لوگ صرف اتنے تک بھی محدود نہیں رہے۔ یاد رکھیں کہ زنا ایک قرض ہے جو آپکے گھر والوں میں سے کوئی چکائے گا۔

حدیث میں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّرَّافُ ، قَالَا : ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عورتوں سے خود کو پاک رکھو تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی۔ (مستدرک علی صحیحین للحاکم کتاب البر والصلۃ والوجہ ثالث حدیث نمبر 7367)

یعنی اگر ایک مرد نے زنا کیا ہو تو اس کی بیٹی، بہن یا بیوی میں سے کوئی اس قرض کو اتارے گا۔ اسلیے اس قبیح گناہ سے خود کو دور رکھیں اللہ نے پاک اور حلال نکاح کا رشتہ بنایا ہے پھر گناہ کی ضرورت ہی نہیں۔

اس کے بعد پھر آج ہمارے اندر ایک اور کمی ہے یعنی قوت برداشت کی کمی۔ ہم میں صبر یا برداشت باقی نہیں رہا۔ اکثر کسی قطار میں کھڑے ہوئے لوگوں میں بس اسلیے جھگڑا ہو جاتا ہے کیوں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے آگے نکلنا چاہتا ہے وہ زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہتا۔ یا کسی نے ہمیں ذرا سا کچھ کہہ دیا تو ہم فوراََ اس سے لڑنے کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ زندگی میں آگے بڑھنا ہے تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کرنا سیکھنا ہو گا۔ جتنا وقت آپ دوسروں سے بار بار الجھنے میں لگائیں گے اتنے وقت میں آپ اپنی راہوں پر آگے بڑھیے تو ان شاء اللہ آپ جلد اپنی منزل پر پہنچیں گے۔ یہ ہو سکتا ہے کبھی کہ کسی جھگڑے میں غلطی آپکی نہ ہو لیکن آپ اگلے شخص کو معاف تو کر سکتے ہیں زیادہ تر جھگڑے صرف اس وجہ سے لمبے ہو جاتے ہیں کہ ہر شخص سوچتا ہے کہ اگر میں نے چھوڑ دیا تو مجھے کمزور سمجھا جائے گا۔ لیکن یاد رہے کہ یہ ہر گز اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ حدیث میں ہے:

حدثنا عبد الله بن يوسف، اخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن ابي هريرة رضي الله عنه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" ليس الشديد بالصرعة، إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب"

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے بے قابو نہ ہو جائے۔“

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الحزر حدیث نمبر 6114)

اللہ کے پیارے حبیب دونوں عالم کے مالک و مختار ﷺ کس کو بہادری کا خطاب دے رہے ہیں؟ اس کو جو معاف کر دے وہی بہادر ہے۔ اب آپ سوچیں کہ آپ کو دنیا والوں کی نظر میں بہادر بننا ہے یا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپکو نبی اقدس ﷺ کی نظر میں بہادر بنیں؟ فیصلہ آپ کا۔ لیکن یہ ضرور یاد رکھیں اللہ بھی اس کو ہی پسند کرتا ہے جس کو اس کے محبوب ﷺ پسند کرتے ہیں۔ بلکہ حدیث میں تو اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے۔ امام ابوداؤد نقل کرتے ہیں۔

حدثنا محمد بن عثمان الدمشقي ابو الجماهر، قال: حدثنا ابو كعب ايوب بن محمد السعدي، حدثني سليمان بن حبيب المحاربي، عن ابي امامة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء، وإن كان محقا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك

الكذب، وإن كان مازحا، وببيت في اعلى الجنة لمن حسن خلقه"

ترجمہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو لڑائی جھگڑا ترک کر دے، اگرچہ وہ حق پر ہو، اور جنت کے بیچوں بیچ ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو، اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو خوش خلق ہو“۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق حدیث نمبر 4800)

ایک مسلمان کے لیے جنت میں جانے سے زیادہ بڑی کیا خواہش ہے اور یہاں نبی کریم ﷺ بشارت دے رہے ہیں۔ پھر اس حدیث میں آگے اس شخص کے لیے بھی بشارت ہے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے مزاق میں بھی کبھی جھوٹ نہ بولے۔ آج کچھ لوگ مزاق میں بولے ہوئے جھوٹ کو جھوٹ ہی نہیں سمجھتے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جھوٹ اسلام میں صرف تین وقتوں میں جائز ہے۔ امام ترمذی حدیث نقل کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن بشار، حدثنا ابو احمد الزبيري، حدثنا سفيان. ح قال: وحدثنا محمود بن غيلان، حدثنا بشر بن السري، وابو احمد، قالا: حدثنا سفيان، عن عبد الله بن

عثمان بن خثيم، عن شهر بن حوشب، عن اسماء بنت يزيد، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " لا يحل الكذب إلا في ثلاث: يحدث الرجل امراته ليرضيها، والكذب في الحرب، والكذب ليصلح بين الناس "

ترجمہ: اسماءبنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صرف تین جگہ پر جھوٹ جائزاور حلال ہے، ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی سے بات کرے تاکہ اس کو راضی کرلے، دوسرا جنگ میں جھوٹ بولنااور تیسرا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا“۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی اصلاح حدیث نمبر 1939)

ان تین مواقع کے علاوہ کہیں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے مزاق میں بھی نہیں۔ اسلیے جھوٹ سے پرہیز کریں اور اس حدیث کی بشارت کے مصداق بنیں۔ پھر گزری ہوئی حدیث کا آخری حصہ خوش اخلاقی کے لیے ہے۔ یعنی جنت میں اس شخص کو بلند گھر ملے گا جس کے اندر خوش اخلاقی ہوگی۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے جس پر آج ہمیں عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں خوش اخلاقی کم ہوتی جارہی ہے۔ عوام تو عوام ہے کچھ خواص میں بھی اس کی کمی دیکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات اگر کسی شخص نے کوئی سوال پوچھ لیا تواس کو تسلی بخش جواب دینے کے بجائے اس کے ہی علم پر طنز کرکے روانہ کردیتے ہیں۔ علم پر غرور کے تعلق سے حدیثیں اوپر

گزر چکی ہیں۔ اللہ ہم سب کو اس سے بچائے۔ اور کیا کیا معاشرے کی برائیاں ہیں آیئے حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

بدگمانی اور حسد:

حدثنا بشر بن محمد، اخبرنا عبد الله، اخبرنا معمر، عن همام بن منبه، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إياكم والظن فإن الظن اكذب الحديث، ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وكونوا عباد الله إخوانا"

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بن کر رہو۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی حدیث نمبر 6064)

یہ حدیث آج کے ماحول پر بالکل فٹ ہوتی ہے۔ اس میں بتائے گئے تمام عیب آج اکثر لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ ہم کسی کو ترقی پر دیکھیں اور اس کے بزنس وغیرہ کے معاملے جانے

بغیر ہی بدگمانی کرنے لگ جاتے ہیں کہ ضرور یہ کوئی دو نمبر کا کام کرتا ہوگا۔ آخر کیوں؟ جب ہم اس کے سارے معاملات، زریعہ معاش وغیرہ نہیں جانتے تو ہمیں یہ حق کس نے دیا کہ ہم اسکی کمائی کو ناجائز بتائیں؟ اسلیے حدیث میں اکثر بدگمانی کو جھوٹا بتایا گیا ہے۔ پھر لوگوں کے عیب کی تلاش میں رہنا، ایک دوسرے کی برائی کرنا، بغض رکھنا، اور حسد کرنا یہ سب کچھ آج عام ہے۔ اکثر لوگوں کے جھگڑوں اور اختلافات کی وجہ بدگمانی ہوتی ہے۔ اگر ہم بدگمانی کو ختم کردیں تو ہمارے بہت سارے جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ اسلیے حدیث میں تاکید کے ساتھ اس سے بچنے کا حکم ہے۔ اور مؤمن کو حسد تو بالکل کرنا ہی نہیں چاہیے۔ اگر ایک شخص کو اللہ نے آپ سے زیادہ مال دولت یا نعمتوں سے نوازا ہے تو آپ اس کو اپنا بھائی سمجھ کر اس کی خوشی میں خوش ہوں تو حسد کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ اور اگر آپ حسد کرتے بھی ہیں تو اس سے اس شخص کا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن آپ ضرور اللہ کی بارگاہ میں مجرم بنیں گے۔ حسد کرنا بڑا گناہ ہے۔

حدیث میں ہے:

حدثنا عثمان بن صالح البغدادي، حدثنا ابو عامر يعني عبد الملك بن عمرو، حدثنا سليمان بن بلال، عن إبراهيم بن ابي اسيد، عن جده، عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" إياكم والحسد فإن الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب، او قال: العشب".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ حسد سے بچو، اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا لیتا ہے، جیسے آگ ایندھن کو کھا لیتی ہے یا کہا گھاس کو (کھا لیتی ہے)۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاخلاق باب فی الحسد حدیث نمبر 4903)

کیوں اپنی نیکیوں کو کسی کے حسد کی وجہ سے برباد کرنا چاہتے ہیں؟ بلکہ میڈیکل سائنس کا یہ ماننا ہے کہ حسد انسان کو ذہنی امراض کی طرف لے جاتا ہے۔ یعنی یہ آپکی صحت کو بھی نقصان دیگا۔ یعنی حسد کرنے میں ہر طرف سے آپکا ہی نقصان ہے۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ حسد نہ کرنے کا انعام کیا ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثنا ابو اليمان، اخبرنا شعيب، حدثنا ابو الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة رضي الله عنه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين على إثرهم كاشد كوكب إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد، لا اختلاف بينهم، ولا تباغض لكل امرئ منهم زوجتان كل واحدة منهما يرى مخ ساقها من وراء لحمها من الحسن يسبحون الله بكرة وعشيا لا يسقمون، ولا يمتخطون، ولا يبصقون آنيتهم الذهب

والفضة وامشاطهم الذهب، ووقود مجامرهم الالوة، قال ابو اليمان: يعني العود ورشحهم المسك، وقال مجاهد: الإبكار اول الفجر والعشي ميل الشمس إلى ان تراه تغرب

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودہویں کا چاند ہوتا ہے۔ جو گروہ اس کے بعد داخل ہو گا ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے روشن ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں آپس میں نہ ہو گا اور نہ ایک دوسرے سے بغض و حسد ہو گا۔ ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی، ان کی خوبصورتی ایسی ہو گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ ان کو کوئی بیماری ہو گی، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ تھوک آئے گا۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن «ألوة» کا ہو گا، ابوالیمان نے بیان کیا کہ «ألوة» سے عود ہندی مراد ہے۔ اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہو گا۔ مجاہد نے کہا کہ «إبكار» سے مراد اول فجر ہے۔ اور «العشي» سے مراد سورج کا اتنا ڈھل جانا کہ وہ غروب ہوتا نظر آنے لگے۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفت الجنۃ حدیث نمبر 3246)

سبحان اللہ ! کون مومن بھلا یہ نعمتیں نہیں چاہتا۔ کیوں کہ ہر شخص تو جنت میں جانا چاہتا ہے اور حوروں کی جو خوبصورتی حدیثوں میں بیان ہوئی ہے پھر مرد حضرات تو بالکل بھی محروم نہیں ہونا چاہیں گے۔ اس سلسلے میں راقم الحروف نے مارہرہ شریف میں خانقاہ برکاتیہ کے سجادہ نشین حضور سید نجیب حیدر میاں نوری برکاتی حفظہ اللہ کا فرمان سنا تھا کہ "دوسروں کی لکیر چھوٹی کرنے کی کوشش نہ کرو اپنی لکیر بڑھالو" یہ سمجھنے والوں کے لیے بہت بڑی نصیحت ہے۔ دوسروں کو پیچھے کھینچنے کے بجائے اگر ہم خود کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے تو ان شاءاللہ کامیاب ہو جائینگے۔

رشک

اسلام میں صرف رشک کرنا جائز ہے۔اور رشک نیکیوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے تو آپ ارادہ کرلیں کہ ہم اس سے زیادہ کریں گے ہم تہجد بھی پڑھیں گے۔ کوئی علم دین میں آپ سے آگے ہے تو آپ اس سے زیادہ آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ کوئی دن میں بیس روپیہ صدقہ دیتا ہے تو آپ ارادہ کریں کہ تیس دینگے۔اور ہاں اب اگر کوئی شخص زیادہ مالدار ہے اور وہ دن بھر میں جتنا صدقہ کرتا ہے آپ اگر اتنا نہیں کر سکتے تو بھی مایوس نہ ہوں۔ آپ سے جتنا ہو سکے آپ اتنا ہی کریں ان شاءاللہ آپ کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ حدیث میں ہے:

حدثنا احمد بن حنبل، حدثنا حجاج، قال: قال ابن جريج: حدثني عثمان بن ابي سليمان، عن علي الازدي، عن

عبيد بن عمير، عن عبد الله بن حبشي الخثعمي، ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل: اي الاعمال افضل؟ قال:" طول القيام " قيل: فاي الصدقة افضل؟ قال:" جهد المقل"

ترجمہ: عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز میں دیر تک کھڑے رہنا“، پھر پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کم مال والا محنت کی کمائی میں سے جو صدقہ دے“(سنن ابی داؤد کتاب تفریع باب 12 حدیث نمبر 1449)

اسلیے آپ سے جتنا آسانی سے ہو سکے آپکے ثواب میں کوئی کمی نہ فرمائے گا۔

غیبت

دوسری ایک بڑی برائی معاشرے میں غیبت کی ہے۔ غیبت یہ ہے کہ ایک انسان کی پیٹھ کے پیچھے کوئی ایسی بات کرنا جو اگر وہ انسان سنے تو اس کو ناپسند کرے۔ اس میں یوں تو تقریباً ہر شخص مبتلا ہے لیکن خواتین اس میں زیادہ حصہ دار ہیں۔ اور اکثر لوگ تو غیبت کو غیبت سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ فلاں شخص کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ غیبت ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سچ بتا رہے ہیں غیبت نہیں کر رہے۔ تو جان لیجیے کہ یہی تو غیبت ہے کے

آپ اس میں موجود کمی یا عیب کو اس کی پیٹھ کے پیچھے بتا رہے ہیں۔ اگر آپ ایسا عیب بتاتے جو اس میں موجود نہ ہو تو پھر یہ غیبت سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اسے بہتان کہتے ہیں۔ آیئے حدیث میں دیکھتے ہیں:

حدثنا يحيي بن ايوب ، وقتيبة ، وابن حجر ، قالوا: حدثنا إسماعيل ، عن العلاء ، عن ابيه ، عن ابي هريرة ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال: "اتدرون ما الغيبة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قال: ذكرك اخاك بما يكره، قيل: افرايت إن كان في اخي ما اقول؟ قال: " إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته، وإن لم يكن فيه فقد بهته

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو تو) اس کو ناگوار ہو۔“ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔“

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ حدیث نمبر 6593)

حدیث کا مفہوم ہے کہ قبر میں سب سے زیادہ عذاب غیبت کرنے کی وجہ سے اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوگا (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب عذاب القبر حدیث نمبر 1378) دوسری حدیث میں ہے

حَدَّثَنا عَبْدُ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَأَبِي سَعِيدٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالْغِيبَةَ ؛ فَإِنَّ الْغِيبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ، إِنَّ الرَّجُلَ يَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا خود کو غیبت سے بچاؤ بے شک غیبت زنا سے زیادہ سخت تر ہے۔ بلاشبہ آدمی زنا کرتا ہے پھر سچی توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ معاف نہیں فرماتا یہاں تک کہ وہ شخص اس کو نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی ہو۔

(ذم الغيبة و النميمة لابن ابي دنيا حدیث نمبر 25)

قرآن کریم کی ایک آیت کا مفہوم ہے کہ غیبت کرنا گویا اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا ہے۔(سورۃ الحجرات آیۃ 12)

اللہ اکبر! کون اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ کون زنا سے زیادہ سخت گناہ کرنا چاہے گا؟ پھر ایک حدیث میں ہے:

وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ

ترجمہ: لوگوں کے گناہوں کو نہ دیکھو کہ تم رب ہو، بلکہ اپنے گناہوں کو دیکھو کہ تم بندے ہو۔ (مؤطا امام مالک کتاب الکلام باب ما یکرہ حدیث نمبر 1811) تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے عیب اور گناہوں کو دیکھیں اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں۔

نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے اتنی حدیث کافی ہیں ورنہ غیبت کی مزمت میں تو کئی کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔

مخبری یا منافقت

ایک اور اہم چیز جس پر آج روشنی دالنے کی بہت ضرورت ہے وہ ہے مخبری کرنا۔ دنیا بھر میں آج مسلمانوں کا جو حال ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ مسلمان مظلوم ہیں۔ کفار ظلم کر رہے ہیں اور ان ساری صورت حال کے باوجود کچھ کلمہ پڑھنے والے لوگ ہی اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی کفار سے مخبری کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس کی وجہ آپس میں حسد ہوتا ہے اور بعض اوقات کفار سے چند پیسے حاصل کرنا ہوتا ہے یا یہ گمان ہوتا ہے کہ کفار کہ یہاں ہماری عزت بنے گی

ہمیں اونچا عہدہ مل جائے گا وغیرہ۔ مخبری حقیقت میں منافقت ہے کہ آپ ایک انسان کے سامنے اسکے دوست بن کر رہتے ہیں اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کفار کے پاس کرتے ہیں یا اس کے بارے میں کوئی ایسی شکایت کرتے ہیں جس سے اس کو سزا مل جاتی ہے۔ یہ سخت حرام ہے اور منافق کا ٹھکانہ جہنم میں سب سے نچلا حصہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(سورۃ النساء آیت 138) اسی کے آگے اگلی آیت میں ہے: وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر دوست بناتے ہیں کافروں کو، کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈ ھتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔(سورۃ النساء آیت 139) پھر اس کے آگے فرمایا کہ: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں رہیں گے اور ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔(سورۃ النساء آیت 145)

حدیث میں ہے:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم حدیث نمبر 10)

اسلیے ہرگز اپنے بھائی کی مخبری نہ کریں اپنے مسلمان بھائی کو اپنے عمل سے تکلیف نہ پہنچائیں اور نہ ہی اپنا ایسا کردار بنائیں کہ سامنے کچھ اور ہو اور پیٹھ پیچھے کچھ اور بے شک یہ منافقت کی علامت ہے۔

ہر گز کسی پر ظلم نہ کریں۔ ظلم کا مطلب صرف کسی کو مارنا پیٹنا نہیں ہوتا بلکہ ظلم کی تعریف یہ ہے کہ کسی شئ کو اس کے غیر محل میں رکھ دینا۔ آسان جملوں میں یہ کہیں کہ کسی کی حق تلفی کرنا بھی اس پر ظلم کرنا ہے۔ کسی کو ایسی سزا دینا جس کے وہ لائق نہیں تھا یہ ظلم ہے۔ کبھی کبھی فیکٹریز میں مزدوروں کو وقت پر پیسے نہیں دیے جاتے اور کبھی تو کچھ لوگ غریب مزدوروں سے کام کروا کر بالکل ہی پیسوں سے محروم کر دیتے ہیں یا بے وجہ ہی انہیں کام سے نکال دیتے ہیں۔ یہ سب ظلم میں ہی شمار ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے:

حدثنا العباس بن الوليد الدمشقي ، حدثنا وهب بن سعيد بن عطية السلمي ، حدثنا عبد الرحمن بن زيد بن اسلم ، عن ابيه ، عن عبد الله بن عمر ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "**اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه**".

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مزدور کو اس کا پسینہ سوکھنے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو“

(سنن ابن ماجہ کتاب الرھون باب الاجر حدیث نمبر 2443)

دوسی حدیث میں ہے:

حدثنا آدم بن ابي إياس، حدثنا ابن ابي ذئب، حدثنا سعيد المقبري، عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم: "من كانت له مظلمة لاخيه من عرضه او شيء فليتحلله منه اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم، إن كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته، وإن لم تكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے کی عزت پر ہو یا کسی طریقہ (سے ظلم کیا ہو) تو آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوں گے، نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہو گا تو اس کے (مظلوم) ساتھی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ (صحیح البخاری کتاب المظالم باب من کانت لہ حدیث نمبر 2449)

ایک اور جگہ حدیث میں فرمایا گیا:

ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن، فقال: "اتق دعوة المظلوم، فإنها ليس بينها وبين الله حجاب"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب (عامل بنا کر) یمن بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس (دعا) کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(صحیح البخاری کتاب المظالم باب من کانت لہ حدیث نمبر 2448)

اسلیے اللہ سے ڈرتے رہیں اور کسی پر کبھی ظلم نہ کریں اگر کبھی ایسا ہو گیا ہو تو اس سے معافی مانگ لیں۔ ایک مسلمان نہ برائی کرنے والا نا برائی کو دیکھنے والا یا اس پر راضی ہونے والا ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے:

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ، حدثنا وكيع ، عن سفيان . ح وحدثنا محمد بن المثنى ، حدثنا محمد بن جعفر ، حدثناشعبة كلاهما، عن قيس بن مسلم ، عن طارق بن شهاب ، وهذا حديث ابي بكر، قال: اول من بدا بالخطبة يوم العيد، قبل الصلاة، مروان، فقام إليه رجل، فقال: الصلاة قبل الخطبة، فقال: قد ترك ما هنالك، فقال ابو سعيد : اما هذا فقد قضى ما عليه، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " من راى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك اضعف الإيمان "

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو مٹادے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان

سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار ہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔"

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حدیث نمبر 177)

اگر کوئی دوسرا شخص ایسا کام کر رہا ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور اگر آپکے اختیار میں اس کو روکنا ہے تو آپ اسے ضرور روکیں۔ کچھ لوگوں کا یہ گمان ہوتا ہے کہ کوئی کر رہا ہے تو کرتا رہے ہم تو اپنے گھر میں محفوظ ہیں۔ ایسی سوچ کی اصلاح کے لیے ایک حدیث پیش ہے:

حدثنا ابو نعيم، حدثنا زكرياء، قال: سمعت عامرا، يقول: سمعت النعمان بن بشير رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: " مثل القائم على حدود الله والواقع فيها، كمثل قوم استهموا على سفينة فاصاب بعضهم اعلاها وبعضهم اسفلها، فكان الذين في اسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم، فقالوا: لو انا خرقنا في نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا، فإن يتركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا، وإن اخذوا على ايديهم نجوا ونجوا جميعا"

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں گھس جانے والے

(یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جنہوں نے ایک کشتی کے سلسلے میں قرعہ ڈالا۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ اور بعض کو نیچے کا۔ پس جو لوگ نیچے والے تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم کوئی تکلیف نہ دیں۔ اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے تو کشتی والے تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی۔

(صحیح البخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرء حدیث نمبر 2493)

اسلیے اگر آپ کسی برائی کو روکنے پر قدرت رکھتے ہیں تو ضرور اس کو روک دیں ورنہ اس برائی کا نقصان عنقریب آپ تک بھی پہنچ جائے گا اور اللہ بھی اس سے ناراض ہوتا ہے جو برائی کو دیکھ کر بھی اس کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ایک روایت میں ہے:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : كَانَ يُقَالُ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ ، وَلَكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا ، اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ

ترجمہ: عمر بن عبد العزیز کہتے تھے کہ اللہ جل جلالہ کسی خاص شخصوں کے گناہ کے سبب عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا مگر جب گناہ کی بات اعلانیہ کی جائے گی تو سب عذاب کے مستحق ہوں گے۔

یعنی جب ماحول اس قدر بگڑ جائے کہ لوگ گناہ کرنے کے معاملے میں آزاد ہو جائیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہ ہو تو اللہ اس گناہ کرنے والے کے ساتھ بستی کے عام لوگوں پر بھی اپنا عذاب نازل فرماتا ہے کیوں کہ اگر یہ لوگ اس کو روکتے تو گناہ اس قدر عام نہ ہوتا۔اب یہاں ان شاءاللہ کچھ وہ احادیث پیش کریں گے جو اخلاق حسنہ کو بیان کرتی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمَرْوَزِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ الْحَنْظَلِيُّ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، نا الْهِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ عَشَرَةٌ : صِدْقُ الْحَدِيثِ ، وَصِدْقُ الْبَأْسِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ ، وَإِعْطَاءُ السَّائِلِ ، وَمُكَافَأَةُ الصَّنِيعِ ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ ، وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ ، وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ ، وَقِرَى الضَّيْفِ ، وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اخلاق حسنہ دس ہیں۔

1: سچی بات کرنا

2: سچی تنگدستی

3: مانگنے والے کو دینا

4: نیکی کر کے بدلہ اتارنا

5: صلہ رحمی کرنا

6: امانت کی حفاظت

7-8: پڑوسی اور دوست سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنا

9: مہمان نوازی کرنا اور ان سب سے زیادہ

10: شرم وحیاء ہے۔

(مکارم الاخلاق لابن ابی دنیا حدیث نمبر 35)

مذکورہ حدیث میں بتائی گئیں صفات کو ہمیں اپنی زندگی میں داخل کرنا چاہیے۔ اگر ہم اتنے پر ہی عمل کر لیں تو ان شاء اللہ تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ اپنے ہر عمل میں اعتدال قائم رکھیں۔ حدیث میں ہے:

حدثنا عثمان بن ابي شيبة، قال: حدثنا جرير، عن منصور، عن ابي وائل، قال: "كان عبد الله يذكر الناس في كل خميس، فقال له رجل: يا ابا عبد الرحمن، لوددت انك ذكرتنا كل يوم، قال: اما إنه يمنعني من ذلك اني اكره ان املكم، وإني

اتخولكم بالموعظة كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السآمة علينا".

عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں ہر روز وعظ سنایا کرو۔ انہوں نے فرمایا، تو سن لو کہ مجھے اس امر سے کوئی چیز مانع ہے تو یہ کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کہیں تم تنگ نہ ہو جاؤ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت کا وقت تلاش کیا کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں، وعظ کے لیے ہمارے اوقات فرصت کا خیال رکھتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب العلم باب من جعل حدیث نمبر 70)

ایک اور حدیث میں ہے:

حدثنا ابو النعمان، حدثنا حماد، عن ابي عمران الجوني، عن جندب بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" اقرءوا القرآن ما ائتلفت قلوبكم، فإذا اختلفتم فقوموا عنه"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے، جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب اقرءوا حدیث نمبر 5060)

سبحان اللہ! دین کے اتنے بہترین کاموں میں بھی اعتدال قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ اپنا سارا وقت دین کے کاموں میں لگا دو بلکہ اپنی آسانی کے مطابق عمل کرو۔ حدیث میں ہے:

حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى، عن هشام، قال: اخبرني ابي، عن عائشة، " ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امراة، قال: من هذه؟ قالت: فلانة تذكر من صلاتها، قال: مه عليكم بما تطيقون، فوالله لا يمل الله حتى تملوا، وكان احب الدين إليه ما دام عليه صاحبه".

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ اللہ کی قسم! (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے، اور اللہ کو دین (کا) وہی عمل زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جا سکے۔ (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب احب دین حدیث نمبر 43)

یعنی آپ اپنی طاقت کے مطابق عمل کرتے رہیں اور اللہ آپکے ثواب میں کوئی کمی نہ کرے گا۔ ایک اور حدیث پیش ہے:

حدثنا محمد بن كثير، قال: اخبرنا سفيان، عن ابن ابي خالد، عن قيس بن ابي حازم، عن ابي مسعود الانصاري، قال: قال رجل: يا رسول الله، لا اكاد ادرك الصلاة مما يطول بنا فلان، فما رايت النبي صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا من يومئذ، فقال: " ايها الناس، إنكم منفرون، فمن صلى بالناس فليخفف، فإن فيهم المريض والضعيف وذا الحاجة".

ایک شخص (حزم بن ابی کعب) نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر) عرض کیا۔ یا رسول اللہ! فلاں شخص (معاذ بن جبل) لمبی نماز پڑھاتے ہیں اس لیے میں (جماعت کی) نماز میں شریک نہیں ہو سکتا (کیونکہ میں دن بھر اونٹ چرانے کی وجہ سے رات کو تھک کر چکنا چور ہو جاتا ہوں اور طویل قرآت سننے کی طاقت نہیں رکھتا)(ابو مسعود راوی کہتے ہیں) کہ اس دن سے زیادہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ کے دوران اتنا غضب ناک نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم (ایسی شدت اختیار کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلانے لگے ہو۔ (سن لو) جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے، کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت والے (سب ہی قسم کے لوگ) ہوتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب الغضب حدیث نمبر 90)

یہ حدیث ہمارے ائمہ مساجد کے لیے ہے جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھانے میں قراءت بہت لمبی کر دیتے ہیں یا اجتماعیہ دعا کے وقت بہت لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے والوں یا دعا مانگنے والوں میں کمزور بوڑھے اور بچے بھی ہوتے ہیں۔اسلیے سب کا خیال رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے جو کچھ ذکر کیا گیا اس میں اگر کوئی غلطی ہو تو اسے معاف فرمائے اور ہمیں ان تمام احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

احقر العباد: محمد عرفان قادری برکاتی

Our Books In Roman Urdu :

(1-13) Bahaar -e- Tehreer (Ab Tak 13 Hisso Mein)
(14) Allah Ta'ala Ko Uparwala Ya Allah Miyan Kehna Kaisa?
(15) Azaan -e- Bilal Aur Suraj Ka Nikalna
(16) Ishqe Majazi - Muntakhab Mazameen Ka Majmua
(17) Gaana Bajana Band Karo, Tum Musalman Ho!
(18) Shabe Meraj Ghause Paak
(19) Shabe Meraj Nalain Arsh Par
(20) Hazrate Owais Qarni Ka Ek Waqiya
(21) Dr. Tahir Aur Waqar -e- Millat
(22) Taqreer Karne Waala Kaisa Ho?
(23) Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka Istemal
(24) Ikhtelaf Ikhtelaf Ikhtelaf
(25) Chand Waqiyaat -e- Karbala Ka Tehqeeqi Jaayeza
(26) Binte Hawwa By Kanize Akhtar
(27) Sex Knowledge
(28) Hazrate Ayyoob Alaihissalam Ke Waqiye Par Tehqeeq
(29) Aurat Ka Janaza By Janabe Ghazal Sahiba
(30) Ek Aashiq Ki Kahani Allama Ibne Jauzi Ki Zubaani
(31) Huzoor Ki Shaan In The Quraan - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
(32) Husne Mustafa Aur Kalame Raza - Maulana Sajjad Ali Faizi
(33) Afzaliyate Siddique -e- Akbar Wa Farooqe Aazam - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
(34) Kya Hazrate Bilal Radiallaho Ta'ala Anho Ka Rang Kaala Tha?

(35) Hazrate Bilal Ke Islam Laane Ka Waqiya Kya Tha?
(36) Sharah Mishkaat (Kitabul Iman) - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
(37) Chand Ghair Motabar Kitabein - Maulana Hasan Noori
(38) Tirmizi (Part 1)
(39) Aaiye Namaz Seekhein (Part 1)
(40) Sharah Mishkaat (Kitabul Ilm) - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
(41) Sahih Bukhari Aur Ilme Ghaib - Allama Muhammad Abdul Qadir
(42) Difa -e- Kanzul Iman - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
(43) Pehle Farz Nafl Baad Mein - Aala Hazrat Rahimahullahu Ta'ala
(44) Qiyamat Ke Din Logon Ko Kis Ke Naam Ke Saath Pukara Jayega
(45) Yaare Ghaar By Dr. Asif Ashraf Jalali
(46) Tie Ka Mas'ala - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
(47) Sawaneh Tajushshariah - Mufti Dr. Yunus Raza
(48) Huzoor Tajushshariah Aur Bukhari Shareef Ki Pehli Hadees Ka Dars - Maulana Muhammad Raza Markazi
(49) Huzoor Tajushshariah Ke Kalaam Mein Muhawraat Ka Istemal - Muhammad Kashif Raza Shaad Misbahi
(50) Hussamul Haramain
(51) Haque Par Kaun? By Allama Muhammad Zafar Attari
(52) Shirk Kya Hai?

(53) Qurbani Ka Bayaan From Bahaar -e- Shariat
(54) Zibah Ka Bayaan From Bahaar -e- Shariat
(55) Eisaiyat Se Islam Tak - Allama Ghulam Rasool Qasmi
(56) Zambik Ka Maana Aur Masla -e- Durood - Allama Syed Ahmad Sayeed Kaazmi
(57) Islami Taleem (Part 1) - Allama Mufti Jalaluddin Ahmad Amjadi
(58) Muharram Mein Kya Jaiz Aur Kya Najaiz? - Allama Tatheer Ahmad Razvi
(59) Muharram Mein Nikah By Abde Mustafa Official
(60) Islami Zindagi - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
(61) Riwayato Ki Tehqeeq (Part 1)
(62) Riwayato Ki Tehqeeq (Part 2)
(63) Sharahe Kalaame Raza - Al Hafiz Al Qaari Maulana Ghulam Hasan Qadri
(64) Imamul Ayimma Abu Bakr Siddique – Allama Ghulam Rasool Qasmi
(65) Aulia -e- Rijalul Hadees By Allama Abdul Mustafa Aazmi

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

(1-13) بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)

(14) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

(15) اذان بلال اور سورج کا نکلنا

(16) عشق مجازی- منتخب مضامین کا مجموعہ

(17) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو

(18) شب معراج غوث پاک

(19) شب معراج نعلین عرش پر

(20) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

(21) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

(22) مقرر کیسا ہو؟

(23) غیر صحابہ میں ترضی

(24) اختلاف اختلاف اختلاف

(25) رمضان اور قضائے عمری نماز

(26) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ

(27) بنت حوا

(28) سیکس نالج

(29)حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق

(30)کلام عبید رضا

(31)عورت کا جنازہ

(32)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی

(33) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام

(34)محرم میں نکاح

(35)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)

(36)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)

हिंदी ज़ुबान में हमारी दूसरी किताबें और रसाइल :

(1-13) बहारे तहरीर (अब तक 13 हिस्सों में)

(14) अल्लाह त'आला को ऊपरवाला या अल्लाह मियाँ कहना कैसा?

(15) अज़ाने बिलाल और सूरज का निकलना

(16) इश्के मजाज़ी - मुंतखब मज़ामीन का मजमुआ

(17) गाना बजाना बंद करो, तुम मुसलमान हो!

(18) शबे मेराज गौसे पाक

(19) शबे मेराज नालैन अर्श पर

(20) हज़रते उवैस क़रनी का एक वाकिया

(21) डॉक्टर ताहिर और वक़ारे मिल्लत

(22) ग़ैरे सहाबा में रदिअल्लाहु त'आला अन्हु का इस्तिमाल

(23) चंद वाकियाते कर्बला का तहक़ीक़ी जाइज़ा

(24) बिंते हव्वा

(25) सेक्स नॉलेज

(26) हज़रते अय्यूब अलैहिस्सलाम के वाकिये पर तहक़ीक़

(27) औरत का जनाज़ा

(28) एक आशिक़ की कहानी अल्लामा इब्ने जौज़ी की ज़ुबानी

(29) 40 अहादीसे शफा'अत

(30) हैज़, निफ़ास और इस्तिहाज़ा का बयान बहारे शरीअत से

(31) क़ियामत के दिन लोगों को किस के नाम के साथ पुकारा जाएगा?

(32) ज़न और यक़ीन

(33) ज़मीन साकिन है

(34) शिर्क क्या है? - अल्लामा मुहम्मद अहमद मिस्बाही

(35) इस्लामी तअ़लीम (हिस़्स़ा अव्वल)

(36) इस्लामी तअ़लीम (दूसरा हिस़्स़ा)

(37) रिवायतों की तहक़ीक़ (पहला हिस्सा)

(38) रिवायतों की तहक़ीक़ (दूसरा हिस्सा)

ABOUT US

Abde Mustafa Official Is A Team
From **Ahle Sunnat Wa Jama'at**
Working **Since 2014** On The Aim To Propagate
Quraan And Sunnah
Through Electronic And Print Media.

We are :

Writing articles, composing & publishing books, running a special **matrimonial service** for Ahle Sunnat

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousand of articles & 150+ tehqeeqi pamphlets & books are available in Urdu, Roman Urdu & Hindi

E Nikah Matrimony

www.enikah.in

If you are searching a Sunni Life Partner then visit and find.
there is also a channel on Telegram
t.me/Enikah (Search "E Nikah Service" on Telegram)

Find & Follow us on Social Media Network :

/abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on **+919102520764**

OUR BRANDS :